ایضاح الادلہ کے حوالے سے حضرت شیخ الہندؒ پر الزام تحریف قرآن کا جواب

ایضاح الادلہ کے حوالے سے حضرت شیخ الہندؒ پر الزام تحریف قرآن کا جواب

از محمد محسن

بسم ا   ار حمن الرحیم

برصغیر پاک وہند میں انگریزوں کے منحوس قدم پڑتے ہی یہاں پر فتنوں نے پروان چڑھنا شروع کیا ان میں ایک بڑا فتنہ، فتنہ غیر مقلدین تھا اور دوسرا بڑا فتنہ، فتنہ تکفیر تھا جو احمد رضا خان بریلوی سے شروع ہوا۔ اس کے علاوہ بھی بڑے بڑے فتنے تھے مگر ان تمام فتنوں نے انہیں فتنوں کی گود سے جنم لیا مثلاً فتنہ انکار حدیث ہی لے لیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ اس کا بانی عبد ا   چکڑالوی پہلے غیر مقلد تھا یعنی فقہا کا منکر تھا پھر بعد میں ترقی کرتے کرتے نبی کریم صلی ا   علیہ وسلم کی باتوں کا ہی منکر ہو گیا۔ خیر جب فتنہ غیر مقلدین نے جڑ پکڑنا شروع کی تو اس میں طرح طرح کے اشتہار چھاپے جانے لگے اور ان میں انعامات کے اعلانات بھی کیے جانے لگے۔ اسی طرح ایک انعامی اشتہار غیر مقلدین کے وکیل مولانا محمد حسین بٹالوی صاحب نے تحریر کر کے ملک ملک میں عام کیا یہاں تک کے یہ اشتہار دار لعلوم دیوبند پہنچا جس پر اکابرین کو نہایت تشویش ہوئی کہ جس فتنے کو اکابرین چھوٹا سمجھ کر چھوڑ رہے تھے اور اس پر اس لیئے توجہ نہ دی جا رہی تھی کہ یہ خود بہ خود ٹھیک ہو جائے گے اس پر اب ایکشن لینے کی ضرورت ہے لہذا اس اشتہار کا جواب حضرت محمود الحسن گنگوہی رحمہ ا   علیہ نے اپنے اساتذہ سے اجازت لے کر تحریر فرمایا اور بعض روایات کے مطابق یہ آپ کی پہلی تحریر ہے۔ اس تحریر کا نام آپ رکھا۔ جب غیر مقلدین حضرات کو ان کے اشتہار کا جواب ملا جن کی ان کو توقع نہ تھی تو ان میں تشویش کی لہر دوڑا ٹھی اور ساری   نے   ادلہ کاملہ جماعت الحدیث بلبلا اٹھی ایسے میں جس شخص نے غیر مقلدین کی طرف سے اس تشویش کو دور کرنے کی سعی لا حاصل کی وہ تھے   مولانا احسن امروہی انہوں نے خام خیال میں اس کا جواب لکھا جس کا نام انہوں نے   مصباح الادلہ   رکھا اور اس جواب کو غیر مقلدین کے وکیل اعظم   مولانا محمد حسین بٹالوی   نے بھی بے حد سراہا۔ مگر افسوس کے اس جواب کو لکھنے کے کچھ عرصے بعد ہی   مولانا احسن امروہی   غیر مقلد سے ترقی کر کے قادیانی بن گئے۔

ان اللہ وان الیہ رجعون

احسن امروہی کے غیر مقلد سے قادیانی بننے کے حوالے سے چند ثبوت حاضر ہے۔ یاد رفتگاں جس میں مرزا کے ساتھیوں کا تذکرہ ہے اس میں مولوی احسن امروہی کا تذکرہ کرتے ہوئے قادیانی مصنف لکھتا ہے کہ

آپ یعنی احسن امروہی صاحب حضرت جعلی مسیح موعود یعنی مرزا غلام احمد قادیانی لعنتی کے خدام میں داخل ہونے سے قبل نواب صدیق حسن خان صاحب والی ریاست بھوپال کی مجلس کے خاص رکن تھے

یاد رفتگان یعنی تذکرہ انصار احمدیہ حصہ اول صفحہ

اس ثبوت سے یہ بھی معلوم ہوگیا کہ احسن امروہی پہلے غیر مقلد اہلحدیث تھے پھر بعد میں آپ قادیانی مرتد ہوگئے۔

جب غیر مقلدین سے کچھ نہ بن پڑی تو ایضاح الادلہ میں ایک آیت جو کاتب کی غلطی سے غلط چھپ گئی تھی جس کی تفصیل انشاء ا آگے آئے گی اس کو لیا اور خوب اچھالنا شروع کیا۔ اسی طرح سے آج کل انٹرنیٹ پر حضرت ساجد خان صاحب نے بھی بریلویوں کے اعلیحضرت کی قرآن میں کی گئی تحریفات کا تذکرہ کیا تو غیر مقلدین کی طرح یہ بریلوی بھی بلبلا اٹھے اور ایک حضرت بریلوی نے تو اس کا جواب دینے کی لاحاصل کوشش کی مگر جب ساجد خان کا ایک اور جواب ان کو ملا جس میں ان کی نری جہالت کا انکشاف کیا گیا تھا تو اب ان سے کچھ نہ بن پڑا لہذا جھٹ ہمارے ایضاح الادلہ والی آیت کی طرف رجوع کیا اور اپنے اعلی حضرت کی بیس کے قریب قرآنی تحریفات چھپانے کے لیئے انہوں نے ایضاح الادلہ کی ایک آیت میں ہو جانے والی غلطی کو اچھالنا شروع کیا۔ اور اسی اثناء میں مجھے حضرت ملنگ بھائی سے اس کا جواب لکھنے کا حکم موصول ہوا اور بندے نے ہمت کرکے آج لکھنا شروع کر دیا۔ آیئے اب ذرا ایضاح الادلہ کی معترض آیت کا جائزہ لیں۔

معترض آیت مع سیاق وسباق

انبیاء کرام اور دیگر اولوالامر کو خارج از اطاعت سمجھنا ایسا ہوگا جیسا تبعیین احکام حکام ماتحت کو کوئی کم فہم خارج از اطاعت حکام بالادست کہنے لگے یہی وجہ ہے کہ ارشاد ہوا

الخ **فان تنازعتم فی شئی فردوہ الی اللہ و الرسول والی اولی الامر منکم**

الجواب

اول تو اب اس اعتراض کا کوئی تک ہی نہیں بنتا کیونکہ اس کی تصحیح ہو چکی ہے مگر پھر بھی ہم اس الزام سے شیخ الہندرحمہ ا علیہ کا دفاع اس طرح کرتے ہیں کہ یہ شیخ الہندؒ کی غلطی نہیں ہے بلکہ یہ کاتب کی غلطی اور یہ عین ممکن ہے۔ شاید معترض حضرات نے اس کتاب کے سیاق وسباق کو نہیں دیکھا جہاں تک اس سیاق کو دیکھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ مولوی احسن امروہی نے جو ادلہ کاملہ کا جواب دیا تھا اس میں آیت فان تنازعتم فی شئی فردوہ الی ا و الرسول ان کنتم تومنون با نقل کی ہوگی اور اس سے استدلال کیا ہوگا کہ ا اور رسول کے علاوہ کسی کی طرف تنازعات پھیرنے کا حکم نہیں لہذا تقلید ایک گمراہی ہے جس کے جواب میں شیخ الہندؒ احسن امروہی کو اس طرف توجہ دلا رہے تھے اور وہ یہ آیت درج کرنا چاہتے ہوں گے کہ

مگر ہو سکتا ہے کہ حضرت والا کی عبارات چھاپتے ہوئے **یا یھاالذین امنو اطیعو اللہ واطیعواالرسول وا ولی الامر منکم** کاتب کی نظر چونک گئی ہو اور وہ اوپر والی آیت میں لفظ الرسول لکھنے کے بعد غلطی سے سطور چھوڑ کر نیچے والی آیت میں یہی لفظ دیکھ کر اس سے آگے لکھنا شروع کر دیا ہو اور یہ حادثہ عین ممکن ہے کہ دونوں آیات میں یہ لفظ موجود ہے اور غلطی بھی اس کے آگے سے ہی ہوئی ہے۔ اس کے علاوہ اس بات کی تائید اس طرح ہوتی ہے کہ حضرت شیخ الہند خود آگے لکھتے ہیں

فردوہ الی اللہ و الرسول ان کنتم تومنون باللہ۔۔۔ الخ تو دیکھ لی اور آپ کو اب تک معلوم نہ ہوا کہ جس آپ نے آیت قرآن میں یہ آیت ہے اسی قرآن میں آیت مذکورہ بالا معروضہ احقر بھی ہے

ایضاح الادلہ طبع دیوبند صفحہ

ایضاح **یا یھاالذین امنو اطیعو اللہ واطیعواالرسول وا ولی الامر منکم** اسی طرح حضرت والا نے دوسری والی آیت کو بھی درست لکھا ہے اگر تحریف کا ارادہ ہوتا تو یہاں پر کیوں درست لکھتے ؟؟؟ یعنی کے حضرت والا کو صحیح آیت معلوم ہے ورنہ چند الادلہ صفحہ سطور آگے آیت درست ہو اور پیچھے آیت غلط لکھے ایسا ممکن ہے ؟؟ ہر گز نہیں۔ لہذا یہ حق بات سے چھپنے کا ایک پروپگنڈہ ہے۔

چند اشکالات اور ان کے جوابات

اعتراض نمبر ۱

یہ کاتب کی غلطی والا بہانہ انتہائی لولا لنگڑا بہانہ ہے لہذا اس بہانے کو بنا کر راہ فرار اختیار نہ کریں۔۔۔ غیر مقلدین

جواب

پر لکھا ہے واذکر فی کتاب اسماعیل انہ کان صدیقا اچھا تو آپ اس بارے میں کیا کہیں گے کہ مولانا ثناء اللہ امر تسری کی فتاوی ثنائیہ جلد اول صفحہ نمبا یہ آیت قرآن میں کہاں ہے ؟؟؟ اسی طرح کی غلطیاں دس سے زاید مقامات پر ہیں۔ اسی طرح نواب صدیق حسن خان اپنی کتاب الروضہ الندیہ ٹھیک اسی طرح علامہ وحید الزمان اپنی کتاب نزل الابرار ، ، ، ، اور میں سات آیات غلط لکھتے ہیں ملاحظہ ہو صفحہ اسی طرح مولانا ارشاد الحق اثری اپنی کتاب توضیح الکلام ، ، ، ، اور میں چھ آیات غلط لکھتے ہیں۔ ملاحظہ ہو صفحہ نمبر پر لکھتے ہیں ۲ صفحہ ۲ جلد

ان ھو الا ذکری للذاکرین اللہ فرماتا ہے

یہ آیت بھی ہم کو قرآن میں نہیں ملتی اب اسے غیر مقلدین کیا نام دیں گے کاتب کی غلطی یا اثری صاحب کی تحریف؟؟؟

اعتراض نمبر ۲

محمود الحسن صاحب انسان تھے کوئی نبی تو نہیں تو کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ ان سے غلطی ہو گئی ہو

جواب

جی مکمل درست فرمایا حضرت شیخ الہندؒ انسان تھے کوئی نبی نہیں تھے مگر ہم ان کو اس غلطی سے اس لیئے بری کہہ رہے ہیں کہ ایک بندہ ایک جگہ آیت درست لکھتا ہے اور دوسری جگہ غلط ایسا ممکن ہے کہ یہ حافظے کا تسامح ایک جگہ ہو اور ایک جگہ نہ ہو؟؟ اسی طرح ان کا یہ جملہ جس قرآن میں آیت فان تنازعتم الخ موجود ہے اسی قرآن میں یہی آیت مذکورہ بالا معروضہ احقر بھی موجود ہے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ دو آیات مختلف ہیں لہذا ان کی تحریر چھاپتے ہوئے کاتب سے زبردست غلطی ہوئی اور دو آیتیں مل گئی جس کو شر پسندوں نے تحریف کا نام دے دیا اور آج تک دے رہے ہیں حتی کے ان کی تصحیح ہو گئی ہے۔

اعتراض نمبر ۳

اگر مانا کہ محمود الحسن صاحب کی یہ غلطی نہیں جو آیت غلط لکھی گئی ہے اس کا ترجمہ بھی تو وہی تحریف شدہ آیت کا ہی لکھا گیا ہے۔

جواب

جی ہاں لیکن یہ ترجمہ خود محمود الحسن صاحب نے نہیں کیا۔ دو ایڈیشن ایسے تھے جن میں یہ افسوس ناک غلطی ہوئی ایک ایڈیشن دیوبند کا تھا اور دوسرا مرادآباد کا۔ دیوبند ایڈیشن کی تصحیح سیّد اصغر حسین صاحبؒ اور مرادآباد والے ایڈیشن کی تصحیح مولانا سیّد فخر الدین نے کی۔ مگر انتہائی افسوس کے ساتھ آیت کریمہ جو سہو کاتب کی وجہ سے غلط لکھی جا چکی تھی دونوں صاحبان میں سے کسی کی توجہ وہاں گامزن نہیں ہوئی بلکہ مولانا سیّد فخر الدین صاحبؒ نے تو اس کا ترجمہ بھی کر دیا اور یہی ترجمہ ہے جس پر آپ کہہ رہے ہیں کہ اگر تحریف کا ارادہ نہ تھا تو ترجمہ بھی تحریف شدہ کیوں کیا؟ لہذا یہ ترجمہ محمود الحسنؒ صاحب کا خود کا کیا ہوا نہیں بلکہ بعد کی طبع میں کسی اور کا کیا ہوا ہے۔

اعتراض نمبر ۴

اگر ایضاح الادلہ میں غلطی ہو تو یہ کاتب کا سہو ہے اور جب یہی غلطی ملفوظات احمد رضا میں ہو تو تحریف یہ کیسا انصاف ہے؟؟

جواب

جی ہاں ہم اعلحضرت کی اس غلطی کو تحریف کہتے ہیں کیونکہ کاتب اگر غلطی کرتا ہے تو وہ زیادہ سے زیادہ آیت میں ہوتی جیسا کہ ایضاح الادلہ میں ہے۔ مگر جب ملفوظات و دیگر کتب دیکھی جاتی ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ اس میں جو آیت لکھی جاچکی ہے اسی کا ترجمہ عین مطابق ہے۔ اور یہی اعتراض اگر آپ ہم پر اٹھاتے ہو کہ بعض پرانے ایڈیشن میں بھی تو ترجمہ اسی آیت کی مطابق ہے جو غلط لکھی گئی ہے تو اس بارے میں ہم اوپر تفصیلاً بتلا چکے ہیں۔

اعتراض نمبر ۵

اعلحضرت انسان تھے کیا ان سے غلطی نہیں ہوسکتی؟ ہوسکتا ہے انہوں نے غلطی سے آیات غلط لکھ دی ہوں؟؟

جواب

اب آیا اونٹ پہاڑ کے نیچے۔۔۔ ہم آپ کے اس اعتراض کو قدرے معقول سمجھ کر ان غلطیوں کو تحریف نہ کہتے مگر اعلحضرت کے مداحون نے یہ موقع پر اعلی حضرت کی تعریف میں لکھا ہے کہ چھوڑا ہی نہیں چنانچہ انوار رضا ص

عالم الغیب نے آپ کا مبارک سینہ علوم و معارف کا گنجینہ اور ذہن ودما ، قلب و روح کو ایمان و یقین کے مقدس فکر و شعور اور پاکیزہ احساس و تخیل سے لبریز فرمادیا تھا۔ لیکن چونکہ ہر انسان کا عالم سباب سے بھی کسی نہج سے رابطہ استوار ہوتا ہے۔ اس لیئے بظاہر اعلی حضرت رضی ا عنہ محاذا کو بھی عالم اسباب کی راہوں سے چلنا پڑا

اسی طرح ایک اور جگہ لکھا ہے

اعلی حضرت کی قلم وزبان ہر قسم کی لغزش سے محفوظ تھی۔ اور باوجودیکہ ہر عالم کی کوئی نہ کوئی لرش ہوتی ہے مگر اعلی حضرت نے ایک نقطے کی بھی غلطی نہیں کی

یاد اعلی حضرت از عبد الحکیم شرف قادری ص

اور ایک جگہ لکھا ہے

ا تعالی نے آپ کو ہر قسم کی لغزش سے محفوظ رکھا

از محمد اصغر علوی ۵ صفحہ ۲ مقدمہ الفتاوی رضویہ جلد

اب ان حوالہ جات کی موجودگی کے بعد ہم یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ اعلیٰ حضرت تو غلطی نہیں کر سکتے تھے لہٰذا جو کچھ کیا انہوں نے جان بوجھ کر کیا واللہ تعالیٰ اعلم

وما علینا الا البلغ المبین